نمبر ۹۷ | مورخہ ۱۶ - مئی سنہ ۱۹۳۰ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۷ - ذوالحجہ سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

دو تین روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کان اور آنکھ میں درد اور حرارت کی وجہ سے تکلیف رہی۔ اب خدا کے فضل و کرم سے افاقہ ہے۔

۱۰ - مئی بعد نماز ظہر حضور نے طلباء مولوی فاضل کو شرف ملاقات بخشا۔ اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔

امسال قادیان میں عید اضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کے جانوروں میں گایوں کی کثرت رہی۔

۱۳ - مئی جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر اعلیٰ ۲۰ - یوم کی رخصت پر رام پور تشریف لے گئے۔ آپ کی جگہ جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم - اے انچارج ہیں۔

۱۴ - مئی مولوی غلام احمد صاحب مجاہد لاہور۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جالندھر اور مولوی اللہ دتا صاحب جنوب تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔

بٹالہ کے ملزموں کے مقدمہ کی کاروائی

شیخ عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹالہ کے مکان میں مداخلت بے جا کر کے نقصان پہنچانے اور مارپیٹ کرنے کے الزام میں جو سولہ ملزم گرفتار ہیں۔ ان کے مقدمہ کی پہلی پیشی ۱۳ - مئی بعدالت لالہ چاند نرائن صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور میں ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے دو ہندو وکیل اور سرکار کی طرف سے سردار جگت سنگھ صاحب سب کورٹ انسپکٹر پیروکار تھے۔ پہلے ایک کانسٹیبل کی شہادت ہوئی۔ جس نے چند ملزمین کے دستیاب نہ ہونے کی شہادت دی۔ پھر شیخ عبد الرشید صاحب کی شہادت ہوئی۔ جس میں انہوں نے شبابُ المسلمین کی سابقہ شرارتوں اور ملزمین کی تازہ کارروائیوں کا ذکر کیا۔ اور ان کے حملہ آور ہونے کی تفصیل بیان کی۔ ان کے علاوہ دو اور گواہوں کی شہادت ہوئی۔ اور مقدمہ دوسرے دن کے لئے ملتوی ہوا۔

۱۴ - مئی دو مزید گواہوں اور ضربات کے متعلق بٹالہ کے اسسٹنٹ سرجن کی شہادتیں ہوئیں۔ اور مقدمہ کی آئندہ پیشی ۳۰ - مئی سنہ ۱۹۳۰ء مقرر ہوئی۔

قاضی محمد علی صاحب کا مقدمہ

معلوم ہوا ہے۔ قاضی صاحب کا مقدمہ ۲۶ مئی کی بجائے ۱۵ مئی سے شروع ہو گیا ہے۔ مفصل آئندہ۔

اخبار احمدیہ

وظائف کے متعلق اعلان

سال رواں ۱۹۳۰ء کے واسطے وظائف کی درخواست کرنے والے طلباء و اصحاب مطلع رہیں۔ کہ آپ کی تمام درخواستیں زیر غور ہیں۔ انشاء اللہ العزیز مئی ۱۹۳۰ء کے اندر اندر تقسیم وظائف کا فیصلہ ہو جائے گا۔ جن جن اصحاب کے واسطے گنجائش نکل سکی۔ ان کو ۳۱۔ مئی ۱۹۳۰ء تک انشاء اللہ اطلاع دیدی جائے گی۔ جن کو ۳۱۔ مئی ۱۹۳۰ء تک اطلاع نہ پہنچے۔ وہ سمجھ لیں۔ کہ ان کے واسطے نظارت ہذا مالی امداد کا انتظام نہیں کر سکی

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

احمدیہ مسجد نیروبی کیلئے چندہ

مسجد احمدیہ نیروبی کی تعمیر میں حسب ذیل اصحاب نے مزید حصہ لیا ہے:۔ (۱) سید معراج دین صاحب نیروبی ۲۰۰ شلنگ قسط سوم (یعنی کل ۴۰۰ ادا کر دیئے) (۲) ماسٹر عبد السلام صاحب بھٹی نیروبی ۲۰۰ شلنگ۔ قسط دوئم۔ (۳) مسٹر عبد الحکیم جان صاحب ممباسہ ۵۰ شلنگ قسط (۴) بابو اکبر علی خان صاحب ٹھیکیدار جمبا ۲۰۰ قسط (۵) بابو الٰہی بخش صاحب ممباسہ ۵۰ قسط (۶) مولوی نظام الدین صاحب نیروبی ۱۰۰ شلنگ (۷) ماسٹر الٰہی بخش صاحب نیروبی ۵۰ قسط دوئم (۸) مسٹر عبد اللہ صاحب درزی نیروبی ۵۰

خاکسار عمر الدین محاسب انجمن احمدیہ نیروبی

لاہور چھاؤنی میں کارکنوں کا انتخاب

جماعت احمدیہ چھاؤنی لاہور کے ایک غیر معمولی اجلاس میں متفقہ ذیل احباب بطور کارکن منتخب ہوئے:۔ خاکسار (شیخ) عبد العزیز ہیڈ کلارک پریزیڈنٹ (امین) جناب قاضی عنایت اللہ صاحب پنشنر سکرٹری۔ میاں محمد امیر صاحب آرڈیننس ڈپو۔ محاسب و محصل:۔ خاکسار عبد العزیز عفی اللہ عنہ

تقرر کارکنان جماعت احمدیہ گجرات

جماعت احمدیہ گجرات کے ایک جنرل اجلاس میں حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب ایک سال کیلئے ہوا (۱) جنرل سکرٹری ملک برکت علی صاحب۔ (۲) سکرٹری تبلیغ منشی عبد العزیز صاحب (۳) سکرٹری مال ماسٹر معراج دین صاحب (۴) سکرٹری امور عامہ چوہدری سلطان علی صاحب (۵) سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی محمد رمضان صاحب (۶) محاسب بھائی عبد العزیز صاحب (۷) چندہ وصول کنندہ چوہدری شاہ صاحب سب انسپکٹر پنشنر اس کے بعد ممبران سب کمیٹی کا انتخاب ہوا۔ تعداد ممبران (۱۳) مقرر ہوئی۔ جن میں سے سات عہدہ داران مندرجہ بالا اور ایک امیر صاحب گویا کل آٹھ ممبران تو عہدہ داران مقرر ہو گئے۔ اور باقی پانچ ممبران کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔

(۱) منشی مبارک بخش صاحب (۲) میاں ہاشم خان صاحب (۳) شیخ عبد الغفور صاحب (۴) میاں عصمت اللہ صاحب (۵) میاں محمد حسین صاحب۔

بعد ازاں پریزیڈنٹ چوہدری احمد الدین صاحب وکیل۔ وائس پریزیڈنٹ ملک برکت علی صاحب۔ سکرٹری سب کمیٹی منشی عبد العزیز اور جائنٹ سکرٹری چوہدری سلطان علی صاحب مقرر ہوئے۔ خاکسار منشی عبد العزیز سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گجرات

شکریہ

حضرت خلیفۃ المسیح اور احباب کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے خاکسار کو ترقی عطا کی۔ اور ایک نیا عہدہ (مستانت وارڈن) عطا فرمایا ہے۔ خاکسار اس کو حضرت اقدس کی دعاؤں کا نتیجہ خیال کرتا ہے۔ اور اس کے لئے میں حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں:۔ خاکسار غلام محمد اختر

درخواست ہائے دعا

۱۔ حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل کی صحت بہت خراب ہو چکی ہے۔ احباب ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار خاتی رضا ار قادیان

۲۔ میرا لڑکا بیمار ہے۔ نیز اُس کی والدہ طویل عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کرام خاص طور پر اپنے خاص اوقات میں دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ عاجز سید صمصام الدین احمد از جمشید پور

۳۔ خاکسار معہ اہل و عیال کئی سالوں سے بیماری اور بیکاری کی وجہ سے قرضہ میں گرفتار ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بیماری اور بیکاری اور قرضہ سے نجات دے کر تبلیغ کی توفیق عنایت فرمائے

خاکسار غلام غوث محمد گوئیکی

۴۔ خاکسار ایک ایسے کام کے لئے جو کامیابی کی صورت میں دنیاوی ترقیات کا باعث ہو سکتا ہے۔ کوشش کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار عبد الغفور ناصر از بجاڑ نگویارا

۵۔ میری لڑکی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام نبی

۶۔ عرصہ دراز سے جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی ساکن یادگیری کی مالی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔ اور ان کو اس وقت ایک خاص ضرورت درپیش ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ احباب سیٹھ صاحب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مالی تنگی کو وسعتِ مال سے بدل دے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل حیدر آبادی قادیان

۷۔ برادرم محمد آچر صاحب احمدی پر کسی نے جھوٹا مقدمہ دائر کیا ہے احباب ان کی بریت کیلئے دعا کریں۔ عاجز محمد پریل احمدی از کمال ڈیرہ

اعلانات نکاح

۱۔ ۱۳۔ اپریل ۱۹۳۰ء کو خاکسار کا نکاح مبارکہ بیگم دختر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب سے ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا۔ پانچسو روپیہ بابت تیاری زیور و پارچات علیحدہ نقد دے گئے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ محمد نقیر اللہ خان ڈپٹی انسپکٹر مدارس بدایون

۲۔ ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء بشیر احمد حامد ابن حاجی جلال الدین صاحب آف میانی ضلع شاہ پور کا نکاح مسماۃ الطاف فاطمہ دختر داروغہ ابتہاج علی صاحب احمدی شاہجہانپوری سے بعوض ۲ ہزار روپیہ حق مہر بالتفصیل حاجی قاسم میاں صاحب شاہجہانپوری نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔ خاکسار چوہدری سردار خان شاہجہانپوری

۳۔ مسماۃ مریم دختر حفیظ الدین صاحب کا عقد بعوض مہر مبلغ دو سو پچاس روپیہ عبد الغفور ولد ظہور خان کے ساتھ اور مسماۃ جمیلہ دختر حفیظ الدین کا عقد بعوض مہر مبلغ دو سو پچاس روپیہ مسمی عبد الرب ولد عبد الوہاب کے ساتھ قاضی حسین محمد صاحب نے بتاریخ ۲۸۔ مارچ ۱۹۳۰ء کو پڑھا

احقر چوہدری محمد یوسف احمدی مودھا ضلع میرپور

۴۔ میرے لڑکے غلام احمد کا نکاح فاطمہ بی بی بنت میاں محمد اکرم صاحب پٹواری کے ساتھ مورخہ ۲۷۔ مارچ ۱۹۳۰ء کو مولوی عبد العزیز صاحب انسپکٹر علاقہ نے پڑھا۔ خاکسار محمد اشرف احمدی از خود لوٗد (لاہور)

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے خادم سیٹھ محمد غوث صاحب ساکن حیدر آباد دکن کے صاحبزادہ محمد اعظم کا نکاح ۱۲۔ مئی حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور کی لڑکی عزیز النساء بیگم سے ہوا خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھا۔ مہر پانچہزار روپیہ بشمولیت زیورات و پارچات قرار پایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

۶۔ میری ہمشیرہ فاطمہ بی بی کا نکاح بادشاہ عالم صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ جہلم سے بعوض پانچ سو روپیہ مہر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۵ بجے بعد از نماز ظہر پڑھا۔ غلام احمد مجاہد

ولادت

۱۔ میرے ہاں ۱۱ اپریل ۱۹۳۰ء اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں سے دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ خاکسار محمد امین احمدی لاہور

۲۔ خدا نے مجھے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ خاکسار عبد اللہ خان قلعہ صوبا سنگھ

دعائے مغفرت

۱۔ مسماۃ گوہر بی بی صاحبہ زوجہ میاں محمد بخش صاحب ساکن میانوالی خانانوال ۱۶۔ مارچ ۱۹۳۰ء کو فوت ہو گئیں۔ مرحومہ نے وصیت کی ہوئی تھی احباب دعائے مغفرت فرمائیں:۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

۲۔ میری اہلیہ ۳ مئی ۱۹۳۰ء اپنے مولا حقیقی سے جا ملی۔ مرحومہ نے ایک بچی ساڑھے تین سال کی پیچھے چھوڑی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد بدر الحسن سلیم کاتب قادیان

۳۔ ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۰ء میرا لڑکا فوت ہو گیا۔ یہاں جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ احباب نماز جنازہ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں سید محمد درزی گوبند پورہ۔ ضلع گجرات

۴۔ چوہدری فرزند علی صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار سید فضل محمد ملک ۲۷۶۔ گوکھووال ۵۔ میری اہلیہ ۱۸ کو وفات پا گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد الدین [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۹۷ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۶ر مئی سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

خونِ مسلم کی ارزانی

مسلمانانِ ہند کا دردناک جانی نقصان

موجودہ شورش میں اس وقت تک مختلف مقامات میں جو لوگ مارے جا چکے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ صرف پشاور میں اس قدر (۶۰) مسلمان مارے گئے ہیں۔ جو باقی تمام ہندوستان میں مرنے والے ہندوؤں سے زیادہ ہی ہونگے۔ حالانکہ مسلمانوں کی بہت بڑی کثرت اس شورش سے قطعاً الگ تھلگ ہے۔ اور ہندو سارے کے سارے اس میں حصہ لے رہے ہیں؛

کیا اس سے ظاہر نہیں۔ کہ ہندو سب کچھ کرتے ہوئے بھی اپنی جان بچانا خوب جانتے ہیں۔ اور ان کے لئے خود محفوظ رہ کر مسلمانوں کو موت کے منہ میں دھکیلنا بالکل آسان ہے مگر مسلمان ایسے سیدھے سادے ہیں۔ جو ہندوؤں کے پھندہ میں پھنس جاتے ہیں۔ ادھر ادھر آگا پیچھا نہیں سوچتے؛

ہم اپنے ان مسلمان بھائیوں سے جو کانگریس کا شکار ہو چکے ہیں۔ گذارش کریں گے۔ کہ وہ غور کریں۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں ان کے کس قدر بھائیوں کا خون گرایا جا چکا ہے۔ کتنی بہنیں بیوہ ہو چکی ہیں۔ کتنی مائیں اپنے بچے کھو چکی ہیں۔ کتنے بچے اپنے باپوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور کتنے گھر بے چراغ ہو چکے ہیں۔ خدارا جاگو۔ اور سنو ان بیواؤں کی آہ و زاریاں۔ جن کا سہاگ روز روشن میں لٹ گیا۔ جن کے پیارے خاوند ہنستے کھیلتے گھروں سے نکلے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ان کی لاشیں آئیں۔ اور وہ بھی ایسی دردناک اور روح فرسا حالت میں کہ انہیں دیکھکر پتھر کا کلیجہ بھی ٹکڑے ہو جائے۔ اٹھو۔ اور دیکھو ان یتیم اور بے کس بچوں کو۔ جو آن کی آن میں شفقت پدری سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ اور اب دنیا جہان کی کوئی نعمت ان کے لئے اس کا معاوضہ نہیں بن سکتی۔ چلو اور معلوم کرو۔ ان ماؤں کی حالت۔ جن کے گھر بے چراغ ہو گئے۔ جن کی ساری عمر کی مسرت اور خوشی لٹ گئی۔ اور جن کی آخری عمر کا سہارا جاتا رہا؛

اگر یہ حادثات دین اور مذہب کی خاطر۔ خدا اور اس کے رسولؐ کی راہ میں۔ قوم اور وطن کی بھلائی میں پیش آتے۔ تو کوئی بات نہ تھی۔ کیونکہ ہر ایک مسلم پیدا ہی اس لئے ہوا ہے۔ کہ اپنا سب کچھ خدا کے حکم اور اس کی مخلوق کی بھلائی کے لئے صرف کر دے۔ لیکن خدارا غور کرو۔ ان چند دنوں میں فوج اور پولیس کی گولیوں سے ہلاک ہونے والے مسلمانوں کا خون کبھی بھی نتیجہ پیدا کرے گا۔ قطعاً نہیں۔ کیونکہ وہ برادران وطن کی چالاکیوں کا شکار ہو گئے۔ اور بغیر سوچے سمجھے آگ میں کود پڑے۔ اور آج ہی جبکہ ابھی ان کے کفن بھی میلے نہیں ہوئے۔ اور ان کے خون کے دھبے بھی زمین سے نہیں مٹے۔ وہی لوگ جو ان کی ہلاکت کا باعث ہوئے۔ انہیں نذر تغافل کر چکے ہیں؛

کیا اس قدر روح فرسا اور دردناک حادثات ان مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں جو کانگریس کی شورش میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہر ایک مسلمان کی جان نہایت قیمتی چیز ہے اسے بلا ضرورت اور بغیر محل کھونا بہت بڑا جرم ہے۔ اور مسلمانانِ ہند جن حالات میں سے گذر رہے ہیں۔ اور جو خطرات منہ کھولے ان کی طرف دوڑے آ رہے ہیں۔ ان کے لحاظ سے تو ایک ایک مسلمان کا بن آئی موت مرنا اتنا بڑا نقصان ہے۔ جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلم نوجوان اور قربانی و ایثار کا مادہ رکھنے والے لوگ دوسروں کے بھرے میں آ کر اپنی جانیں گنواتے رہے۔ تو بتاؤ۔ اس دن کیا ہو گا۔ جب مسلمانوں کو دودھ کی مکھی قرار دیکر "آریہ ورت" سے باہر پھینک دینے کی سکیم پر عمل شروع ہو گا؛

پس ہم دردِ دل سے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اپنی قیمتی جانیں بے فائدہ ضائع نہ کرو۔ خواہ مخواہ مصائب اور آلام کا شکار نہ ہو۔ اس بارے میں اس قوم سے بھی زیادہ احتیاط سے کام لو جو ہندوستان میں تین گنا ہونے کے باوجود مسلمانوں کے ایک قلیل طبقہ کے مقابلہ میں بھی بہت ہی کم نقصان جان برداشت کر رہی ہے؛

"اہلحدیث" کی قابل گرفت حرکت

بٹالہ کے اس واقعہ قتل کا ذکر کرتا ہوا جس کے شبہ میں ایک احمدی کو پولیس نے پکڑ رکھا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اخبار "اہلحدیث" (۹۔ مئی) لکھتا ہے:۔

"اس قتل کے دو مرحلے تو طے ہو گئے ہیں۔ ایک یہ کہ قتل ہوا۔ دوم یہ کہ قادیانی مرزائی نے کیا ہے!"

اگرچہ "اہلحدیث" سے کسی شرافت اور بھلائی کی توقع نہ کبھی پہلے ہوئی۔ اور نہ اب ہے۔ لیکن باوجود اس کے اس کا ضد اور تعصب میں اس قدر اندھا ہو جانا۔ کہ ایک خطرناک الزام کو جو زیر تحقیقات ہے۔ ثابت شدہ جرم قرار دینا حیرت انگیز ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ مقدمہ عدالت میں جا چکا ہے۔ اور عدالت ابھی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی۔ "اہلحدیث" کا یہ اظہار رائے یقیناً عدالت کی کارروائی میں دخل دینا۔ اور ملزم کے خلاف ناگوار اثر پیدا کرنا ہے۔ عدالت کو چاہیئے۔ کہ اس کے متعلق نوٹس لے۔ اور اس احترام کو قائم رکھے۔ جو ہر عدالت کے لئے ضروری ہے؛

"الفضل" نے کیا کیا

"ملاپ" یوں تو پریس آرڈیننس کے خلاف اسی دن سے واویلا کر رہا ہے۔ جب سے وہ نافذ ہوا ہے۔ لیکن "الفضل" کو اس کی زد میں لانے کے لئے پنجاب کی پریس برانچ کے آگے ناک رگڑ رہا ہے۔ اور وجہ یہ پیش کرتا ہے۔ کہ "الفضل" ان دنوں میں بھی آریہ سماج اور اس کے بانی مہرشی سوامی دیانند کی اشتعال انگیز تحریریں شائع کر رہا ہے"۔

جبکہ یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ پنڈت دیانند کی تحریریں اشتعال انگیز ہیں۔ اور خاص کر ان دنوں کے لئے نہایت مضر اور نقصان رساں ہیں۔ تو کیوں ان ناپاک اور فتنہ خیز تحریروں کو ملیامیٹ نہیں کر دیا جاتا۔ اور "الفضل" پر اس لئے اظہار غصہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان تحریروں کا ذکر کیوں کرتا ہے؛

بات یہ ہے۔ کہ ان تحریروں نے ہمارے سینوں میں ناسور ڈال رکھے ہیں۔ اور جب تک وہ ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں موجود ہیں ہم ان کے خلاف آواز اٹھانے اور ان کے پیدا کردہ درد کی وجہ سے کراہنے کے لئے مجبور ہیں۔ اگر آریہ چاہتے ہیں کہ پنڈت دیانند کی ناگوار باتوں کا ذکر نہ ہو۔ تو انہیں چاہیئے۔ ان کا کھوج مٹا دیں؛

جمعیۃ العلماء کی حقیقت

جمعیۃ العلماء جس نے کانگریس کی موجودہ شورش میں مسلمانوں کی شرکت مذہبی طور پر فرض قرار دی ہے۔ اور جس کی کوشش ہے۔ کہ مسلمانوں کو حکومت سے متصادم کرا کر اپنے ہندو مہاتما کے لئے سامان راحت مہیا کرے۔ اس کے متعلق شیعہ معاصر "سرفراز" (۹۔ مئی) رقمطراز ہے۔

"اس ہفتہ امروہہ میں مسلمانوں کے دو اہم جلسے منعقد ہوئے۔ جن کی شرکت کے لئے ناچیز ایڈیٹر سرفراز بھی امروہہ گیا ہوا تھا۔ ایک جلسہ اس نام نہاد جمعیۃ العلماء ہند کا تھا۔ جو صرف ایک خیال کے وہابی علماء پر مشتمل ہے۔ اور اس کا غلط طور پر ادعا کرتی ہے۔ کہ وہ تمام مسلمانان ہند اور ہر طبقہ و فرقہ کے علماء ہند کے خیالات کی ترجمان ہے"

جس جمعیۃ کی یہ حقیقت ہو۔ اسے قطعاً حق نہیں۔ کہ تمام مسلمانوں کے لئے اپنا کوئی حکم نافذ کرے۔ اور نہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی آواز کی طرف توجہ کریں۔

"زمیندار" کا ماتم

"زمیندار" کی ملت فروشی اور قوم کشی کا تقاضا یہی تھا۔ کہ اس کے بند ہونے پر ہندو اخبار اس کا ماتم کرتے۔ اور اس رنج و صدمہ کا اظہار کرتے۔ جو انہیں مسلمان کہلا کر مسلمانوں کو تباہ کرنے والے کی مفارقت سے پہونچا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ذرا "ملاپ" (۱۱ مئی) کا نوحہ ملاحظہ ہو۔

"زمیندار سے ضمانت طلب کئے جانے کا ایک ہی افسوس نہیں۔ بلکہ دوہرا غم ہے۔ مسلمانوں کا یہی ایک اخبار ہے جو مسلمانوں کے اندر دیش بھگتی کا پرچار کرتا تھا۔ زمیندار اگر بند ہو گیا۔ تو مسلمانوں کو درس حریت دینے والا کوئی اخبار نہیں رہے گا۔ اور یہ ایک ایسا صدمہ ہے۔ جسے برداشت کرنا بہت مشکل ہے"

مسلمانوں کے متعدد اور اعلےٰ پایہ کے اخبارات کے ہوتے ہوئے "ملاپ" کا "زمیندار" کو مسلمانوں کا یہی ایک اخبار تھا" کہنا بتاتا ہے۔ کہ جو کام "زمیندار" ہندوؤں کے نقطہ نگاہ اور ان کے مفاد کے لحاظ سے کر رہا تھا۔ وہ نہ کوئی اور کر رہا ہے۔ اور نہ کسی اور سے توقع کی جا سکتی ہے۔ اسی سے "زمیندار" کے درس حریت کی حقیقت بھی ظاہر ہے۔ اس کا درس حریت یہی تھا کہ مسلمانوں کے گلے میں ہندوؤں کی غلامی کا طوق ڈال دے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوؤں کو اس کے بند ہو جانے سے دوہرا غم ہو رہا ہے۔

پردہ موجودہ شورش کی نذر

ڈاکٹر عالم صاحب کی گرفتاری کے بعد ان کی اہلیہ صاحبہ اور نوجوان لڑکی نے مروجہ پردہ کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ اور وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ جب ملک میں جنگ شروع ہے۔ اور مرد جہاد میں شریک ہو گئے ہیں۔ تو عورتوں کا پردہ میں بیٹھ کر گھروں میں پڑے رہنا مناسب نہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی قابل احترام اہلیہ اور لڑکی کو تو اس لئے معذور قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی گرفتاری سے متاثر ہو کر حرکت اضطراری کی مرتکب ہو گئیں۔ لیکن وہ علماء کرام جو ان کے اس فعل کو اس بناء پر جائز قرار دے رہے ہیں۔ کہ یہ جہاد کا موقعہ ہے۔ اور یہ پردہ میں بیٹھنے کا وقت نہیں ہے۔ کیا وہ اپنے لئے بھی یہ ضروری سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر سمجھتے ہیں۔ تو کیوں اس وقت تک انہوں نے اس پر عمل نہیں کرایا۔

عبادت گاہوں کی عزت بچانے کا فرض

دہلی کے متعلق یہ افواہ اڑنے پر کہ گوردوارہ سیس گنج پر گولی چلائی گئی ہے۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب غازی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"دہلی سے آمدہ خبریں اگر صحیح ہیں۔ تو اس وقت ہر ہندوستانی کا دل غم سے خون ہو رہا ہے۔ مندر۔ مساجد اور گوردوارے سب کے مشترک ہیں۔ اس لئے اگر کسی ایک کی عزت پر حملہ یا تشدد کیا جائے۔ تو ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ عبادت گاہوں کی عزت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے"

بات تو بہت معقول اور نہایت ضروری ہے۔ لیکن "غازی" صاحب کو بھی یہ فرض اس وقت یاد آیا۔ جب سکھوں کے ایک گوردوارے پر گولی چلنے کی افواہ مشہور ہوئی۔ آج سے کچھ ہی عرصہ قبل ظفروال میں جب سکھوں نے بیچارے غریب مسلمانوں کا اس لئے ناک میں دم کر دیا۔ کہ وہ کیوں مسجد میں خدا کا نام لیتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ تو اور تو اور غازی صاحب نے بھی اس عبادت گاہ کی عزت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہ کیا۔ اور ابھی تک وہاں کے مسلمانوں پر سکھ بے حد تشدد کر رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کا بیان ہے۔ کہ وہ کئی بار امرتسر جا کر لیڈروں کے آگے رپورٹ آئے ہیں۔ مگر کچھ شنوائی نہیں ہوتی۔

کیا غازی صاحب اور ان کے ساتھی خود بیان کردہ "فرض" کی ادائیگی ان عبادت گاہوں کی عزت کے لئے بھی گوارا کریں گے جہاں مسلمانوں کو اذان دینے سے روکا جاتا ہے۔ اگر وہ تیار ہوں۔ تو ہم ایسے کئی مقامات بتانے کے لئے تیار ہیں۔ جہاں اس کی ضرورت ہے۔

اسلامی عبادت گاہوں کے متعلق تشدد

خواجہ صاحب نے مذکورہ بالا "فرض" کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہا:۔

"میں سکھ بھائیوں سے اصرار سے کہتا ہوں۔ کہ اگر گوردوارہ سیس گنج کی عزت کے بچاؤ کے لئے جتھے بھیجنے کی ضرورت ہو۔ تو پہلے مسلمانوں اور ہندوؤں کے جتھے بھیجئے" (اکالی ۹۔ مئی)

دوسروں کے لئے قربانی کرنے کی روح قابل تعریف ہے۔ لیکن اس کا ایسی جگہ پیش کرنا جہاں اس کی ضرورت نہ ہو۔ کوئی زیادہ بہادرانہ فعل نہیں۔ سکھ اپنے گوردواروں کی عزت کی حفاظت خود کرنا جانتے ہیں۔ اس لئے وہ اس بارے میں ہندوؤں یا مسلمانوں کی امداد کے محتاج نہیں۔ ان کے گوردواروں کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا۔ لیکن مسلمانوں کی بلکہ اپنی عبادت گاہوں کی طرف متوجہ نہ ہونا کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ جن کے متعلق سکھوں کی طرف سے تشدد کیا جا رہا ہے۔

بہرحال یہ پیشکش ایک قابل تعریف جذبہ کی مظہر ہے۔ کاش سکھوں پر اس کا اتنا ہی اثر ہو۔ کہ جہاں جہاں ان کی طرف سے مسلمانوں کو اپنی عبادتگاہوں میں اذان دینے اور نماز پڑھنے میں مشکلات ہیں۔ وہ دُور کر دی جائیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جو قوم اپنے حقوق کی خود حفاظت نہیں کر سکتی۔ وہ دوسروں کے حسن سلوک کی بھی مستحق نہیں سمجھی جاتی۔

عدم تشدد والوں کا شرمناک تشدد

عدم تشدد کے مدعی تشدد کی ابتدائی منازل طے کرنے کے بعد اب اس انتہائی درجہ پر پہونچ رہے ہیں۔ جو انسانیت کے لئے نہایت ہی شرمناک ہے۔ چنانچہ شولاپور کے متعلق خبر ہے۔ کہ وہاں ہجوم نے سیشن کورٹ میں پولیس کے جو آدمی پہرہ پر تھے۔ ان میں سے سات کو اکٹھے باندھ کر زندہ جلا دیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس سخت زخمی ہوا۔ سیشن کورٹ کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس کی دو چوکیوں کو بھی آگ کی نذر کر دیا۔ ہجوم نے پوسٹ آفس کو بھی جلانے کی کوشش کی۔ لیکن فوج نے اسے بچا لیا۔

اسی حادثہ کے متعلق دوسری خبر یہ ہے۔ کہ ۸۔ مئی کو ہجوم نے ۳۔ پولیس کانسٹیبلوں کو معہ وردی آپس میں باندھ کر ان پر مٹی کا تیل ڈالا اور زندہ جلا دیا۔ عدالت سشن جلا کر خاک کا ڈھیر کر دی گئی۔

ظلم و ستم اور جور و تعدی کی انتہا ہے۔ کہ پولیس کے ملازمین کو محض اس لئے زندہ جلا دیا گیا۔ کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف تھے۔ اور یہ سب کچھ ان لوگوں نے کیا۔ جو عدم تشدد کا عہد کر کے گھروں سے نکلے تھے۔

کیا اب بھی گورنمنٹ کے انسدادی انتظامات کو بے موقعہ اور بے محل کہا جائیگا۔ اور یہ تسلیم نہ کیا جائے گا۔ کہ گاندھی جی نے عدم تشدد کے پردہ میں جو تحریک شروع کی۔ وہ تشدد کے بدترین مناظر پیش کر رہی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اہل ہند متفقہ طور پر اس قسم کے خلاف انسانیت اُد[...] انسانیت کے بدترین دشمن قرار دیں۔

خطبہ عید الاضحیٰ

جماعت احمدیہ کو دنیا سے علیحدہ قائم کرنیکی وجہ

اتحاد کے لئے قربانی کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۳۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کا افتراق اس حد تک نمایاں اور ایسا دلشکن ہے۔ کہ اسے دیکھتے ہوئے اس زمانہ میں کسی کو یہ جرأت ہی نہیں ہو سکتی۔ کہ

مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق

امید اور وثوق سے کوئی بات کہہ سکے۔ جس طرح ایک ایسے جنگل میں جہاں سینکڑوں میل تک کوئی آبادی نہ ہو۔ کسی کو امداد کے لئے پکارنا یا کسی سے جواب کی امید رکھنا ایک فضول اور عبث فعل ہے۔ اور اگر کوئی ایسی حالت میں پکاریگا بھی۔ تو اس کی آواز یقین اور وثوق سے خالی ہوگی۔ ایک رسم اور عادت کے ماتحت ضرورت کے وقت ایک مصیبت زدہ چیخ پڑیگا۔ لیکن حقیقتاً اس کا دل امید سے خالی ہوگا۔ اور وہ جانتا ہوگا۔ کہ میری آواز بالکل بے اثر اور بے فائدہ ہے۔ اس کی نگاہیں اس عادت کے ماتحت جو بچپن سے اسے پڑ چکی ہے۔ اوپر کو اٹھینگی۔ اور وہ اس طرح دیکھیگا۔ جس طرح مصیبت کے وقت ایک انسان اپنے دوستوں اور پیاروں کی طرف دیکھتا ہے۔ لیکن اس کی نگاہ امید اور تاثیر سے خالی ہوگی۔ اسی طرح اس زمانہ میں مسلمانوں کو

اتحاد کی دعوت

دینا یا ایک بات پر جمع ہونے کی تلقین کرنا ایک غیر ممکن فعل اور بے فائدہ کام نظر آتا ہے۔ ایسا کرنا ایک ایسی آواز سے مشابہ ہے۔ جو صحرا میں اٹھتی اور وہیں فنا ہو جاتی ہے۔ اور ایک ایسے شخص کی نگاہ سے۔ جو جنگل میں ایسے درختوں پر پڑتی ہے جو اس کی خواہش اور التجا کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اور خود اس کے قلب میں بھی کوئی امید یا یقین نہیں ہوتا۔

مگر باوجود اس حالت کے جس میں مسلمان اس وقت مبتلا ہیں۔ اور باوجود اس مایوسی کے جو اس وقت ان کے خیر خواہوں کے دلوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ بعض اوقات ایسے آ جاتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ مایوسی کو امید سے اور غم کو خوشی سے تبدیل کر دیتا ہے۔ اگر ہمیشہ کے لئے انسان پر مایوسی ہی مایوسی طاری رہے۔ تو وہ تمام اعلیٰ کاموں سے محروم رہ جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے

امید کی گھڑیاں

بھی پیدا کی ہیں۔ اور خوشی کی ساعتیں بھی رکھی ہیں تا مایوسیوں کی غیر متزلزل اور لمبی کڑی اسے ہمیشہ کے لئے قوت عمل سے محروم نہ کر دے۔ ہم سے مسلمانوں کو جو مخالفت ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور بعض تو

ہماری مخالفت

میں اس حد تک بڑھے ہوئے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک ہماری مخالفت میں وہ جو کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ جائز اور صحیح سمجھتے ہیں۔ اور ان کی ساری طاقت ہماری طاقت کو توڑنے کے لئے صرف ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں بار بار ناکام کر کے بتاتا ہے۔ کہ وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ لیکن ان کے دل ہماری طرف سے خطرات سے اس قدر پُر ہیں۔ کہ باوجود متواتر ناکامیوں کے باز نہیں آتے۔ ذلت کے بعد ذلت۔ رسوائی کے بعد رسوائی۔ شکست کے بعد شکست اور ہزیمت کے بعد ہزیمت اٹھاتے ہیں۔ حتیٰ کہ خود ان کے ہمخیال ان کے طریق کار کی مذمت کرتے اور انہیں سمجھاتے ہیں۔ کہ اس قسم کی شرارت اور دنائت قومی سفاد کے منافی اور اسلامی تعلیم کے مخالف ہے۔ مگر یہ وہ باز نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر میدان میں بتا دیا ہے۔ کہ جو لوگ اس کی مدد اور نصرت کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ انہیں تباہ کرنا کسی انسان کا کام نہیں۔ اور احمدیت اسی طرح قائم کی گئی ہے۔ بلکہ ہر نبوت اور ماموریت اسی طرح قائم کی جاتی ہے۔ جس طرح

اسمٰعیلی درخت

کو خدا تعالیٰ نے مکہ کی سرزمین میں لگایا تھا۔ اور یہی بات تو یہ ہے۔ کہ کوئی صداقت اور راستبازی ایسے حالات میں کبھی دنیا میں نہیں آتی۔ کہ اس کے نشو و نما پانے کے لئے میدان خالی ہو۔ صداقت ہمیشہ اسی وقت آتی ہے۔ جب اس کے پنپنے اور نشو و نما پانے کے لئے میدان خالی نہیں ہوتا۔

صداقت کا بیج

خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے ویران مقام پر ڈالتا ہے۔ تا وہ دوسرے بڑے درختوں کے سایہ سے محفوظ رہکر ترقی کر سکے۔ اور اسی وجہ سے انبیاء کی جماعتیں الگ قائم کی جاتی ہیں۔ نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ فلاں مدعی نبوت نے آ کر لوگوں میں شقاق اور تفرقہ ڈال دیا۔ باپ کو بیٹے سے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ ایک ہوشیار مالی نئے پودے کو ہمیشہ الگ لگاتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا بیوقوف مالی نہیں ہوگا۔ جو کسی نئے اور قیمتی پودے کو کسی بڑے درخت کی جڑ کے پاس لگا دے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ اس طرح پودا ضایع ہو جائیگا۔ وہ ہمیشہ اسے ایسی جگہ لگائیگا۔ جہاں طاقت پکڑ سکے۔ اور جہاں اسے پوری غذا مل سکے۔ اور اگر

نئی جماعتوں کا الگ قائم کرنا

بُری چیز ہے۔ تو اس کی بنیاد نمایاں طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رکھی۔ جنہوں نے اپنے بیٹے کو تمام رشتہ داروں عزیز و اقارب اور ملک و وطن سے علیحدہ کر کے وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ دیا۔ کیا اس کے یہ معنے لئے جائینگے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرب و شام اور عبرانیوں و شامیوں میں جدائی ڈالکر شقاق پیدا کرنا چاہتے تھے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ جانتے تھے۔ کہ اس ہونہار پودے کے نشو و نما اور ارتقاء کے لئے

وادیٔ غیر ذی زرع

ہی کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کی مشیت یہی تھی۔ کہ حضرت اسحاقؑ کو پہلے ترقی دی جائے۔ اور اسمٰعیلی پودا ایک دور مقام پر چھوٹی حالت میں رکھا جائے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ چھوٹے پودے بڑے درخت کے زیر سایہ نہیں بڑھ سکتے۔

اور ہمیشہ ضایع ہو جایا کرتے ہیں۔ اور چونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو بعد میں خدا تعالے نے ترقی دینی تھی اس لئے اس کا پودا ایک سنسان جگہ میں لگایا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد نے ترقی کی۔ مگر اسے کبھی یہ خیال بھی نہ آیا۔ کہ مکہ فتح کرے۔ کیونکہ وہ لوگ جانتے تھے۔ اسے فتح کرنا کسی فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ الٹا اس پر خرچ ہی آئیگا۔ مکہ نہ صرف متمدن دنیا سے الگ تھلگ مقام تھا۔ بلکہ غیر ذی زرع بھی تھا۔ اور اسی مقام کو خدا تعالے نے اسماعیلی پودے کے لئے اس لئے منتخب کیا۔ تا دوسرے لالچ کی نظر سے اسے نہ دیکھیں۔ پس یہ

اللہ تعالیٰ کی سنت

ہے۔ کہ نیا پودا ہمیشہ علیحدہ لگایا جاتا ہے۔ نادان اسے شقاق اور تفرقہ قرار دیتا ہے۔ حالانکہ یہ قانون قدرت کے عین مطابق ہے اگر نئے پودے پرانے درختوں کے نیچے لگانے شروع کر دیئے جائیں۔ تو دنیا بہت جلد باغوں سے محروم ہو جائے۔ کیونکہ پرانا درخت تو اپنی عمر کو پہونچ کر ضایع ہو جائیگا۔ اور نیا پودا اس کی وجہ سے غذا حاصل نہ کر سکیگا۔ اور اس وجہ سے وہ بھی ضایع ہو جائیگا۔ دنیا میں ہر ایک

جو غذا کھاتا ہے۔

ترقی نہیں کرتا۔ بوڑھے آدمی کو خواہ کتنی اعلےٰ غذا کیوں نہ دی جائے۔ پھر بھی وہ انحطاط کی طرف ہی جائیگا۔ لیکن ایک بچہ کو اس سے چوتھائی حصہ بھی دی جائے۔ تو وہ جلد جلد بڑھیگا۔ پس محض غذا کھانا ترقی کی علامت نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ ترقی میں عمر کا بھی دخل ہوتا ہے۔ یہی حال قوموں کا ہے۔

جو قومیں اپنی عمر کو پہونچ جاتی ہیں

اور جن کی اجل آجاتی ہے۔ اور جو اس بات کی انتظار میں ہوتی ہیں۔ کہ خدا تعالے کا ہاتھ بڑھے۔ اور ان کو جڑھ سے کاٹ دے۔ ان کے لئے خواہ کتنی غذا کیوں نہ مہیا کی جائے۔ وہ بچ نہیں سکتیں۔ بوڑھے آدمی کو مغزیات اور مقویات وغیرہ دینے سے ممکن ہے۔ اس کی موت میں چند روز کا التوا ہو جائے۔ لیکن وہ کسی کام کا نہیں بن سکتا۔ ایک نوے سالہ بوڑھے کو کتنی غذائیں کھلاؤ۔ اور مالشیں کرو۔ اگر اس میں کوئی تغیر ہوگا۔ تو زیادہ سے زیادہ یہی کہ اگر لیٹا ہی رہتا ہوگا۔ تو کسی وقت بیٹھنے لگ جائیگا۔ لیکن دوبارہ پہلوان نہیں بن سکیگا۔ لیکن ایک بچہ سے یہ امید کی جاسکتی ہے۔ کہ اگر اسے مقویات کھلائی جائیں۔ تو وہ ترقی کر جائے۔ جو گھی اور مغزیات بوڑھے کو کھلائی جاتی ہیں۔ وہ ضایع جاتی ہیں۔ لیکن جو سوکھی روٹی بچہ کو دی جائے۔ وہ کام آتی ہے۔ کیونکہ بچہ اس سے بھی طاقت حاصل کرتا ہے۔ جو غذائیں بوڑھے کو دی جائیں

وہ زیادہ سے زیادہ ایک دیوار بن سکتی ہیں۔ جس سے وہ سہارا لے سکے۔ لیکن جو کچھ بچہ کو کھلایا جائے۔ وہ ایک گھوڑا ہوتا ہے۔ جو اسے ترقی کی منزل پر پہونچاتا ہے۔ یہی حال قوموں کا ہے۔ جب قومیں اپنی عمر گذار لیتی ہیں۔ اس وقت ان میں اتحاد اور ان کی ترقی کے لئے خواہ کتنی کوشش کرو۔ وہ زیادہ سے زیادہ ایک سہارے کی دیوار ثابت ہوگی۔ لیکن جو

نئی جماعت

خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کی گئی ہو۔ اس کی ترقی کی کوشش سواریاں ہونگی۔ جو اسے لیکر دور دور لے جائینگی۔ اور دنیا پر مسلط کر دینگی۔

پس یاد رکھو۔ کہ جب کوئی قوم اپنی اجل کو پہونچ جاتی ہے۔ تو اسے قائم اور زندہ رکھنے کے لئے کوشش کرنا اپنے زور اور طاقت کو ضایع کرنا ہوتا ہے۔ اور وہ شخص نادان ہے جو یہ کہتا ہے۔ کہ ایسی قوم کی موجودگی میں

نئی بنیاد

ڈالنا فضول ہے۔ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک قوم کے متعلق فیصلہ ہو گیا۔ کہ وہ اپنی عمر کو پہونچ گئی۔ تو اس پر قوت کو ضایع نہیں کیا جا سکتا۔ دیکھو۔ اگر ایک بچہ اور بوڑھا ہو۔ اور دونو کے لئے غذا میسر نہ آتی ہو۔ لیکن اتفاقاً کوئی چیز کھانے کو مل جائے۔ اور یہ سوال پیدا ہو۔ کہ کسے دی جائے۔ تو ضرور پہلے بچہ کو ہی دی جائیگی۔ تاکہ اس کی زندگی قائم رہے۔ اور یہ

ایک فطری احساس

ہے۔ جو ہر ماں باپ میں پایا جاتا ہے۔ ماں باپ خود قربان ہو جائینگے۔ لیکن بچہ کو تکلیف نہیں ہونے دینگے۔ اور یہ بات کسی عقل کے ماتحت نہیں۔ بلکہ فطرت کے ماتحت ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دراصل

عقل کے عین مطابق

ہے۔ ماں باپ اپنی عمر کا بہترین حصہ گذار چکے ہوتے ہیں لیکن بچہ کے لئے ابھی کام کرنے کا میدان کھلا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ماں باپ اپنے آپ کو اپنی اولاد پر قربان کر دیتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ جب کوئی نئی جماعت قائم کرتا ہے۔ تو اسے دوسروں سے الگ کر دیتا ہے۔ تا اسے ترقی کرنے کے لئے کافی غذا مل سکے۔ بلکہ اگر دوسروں کی غذا بند کر کے بھی اسے دینی پڑے۔ تو دیتا ہے

ہماری جماعت

بھی وہ نیا پودا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں لگایا۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام کیا۔ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ اسمٰعیل۔ اس کے یہی معنے ہیں۔ کہ جس طرح اسماعیل کو علیحدہ کر کے بسایا تھا۔ اسی طرح احمدیت کو بھی دوسروں سے علیحدہ قائم کرونگا۔ چونکہ لوگوں نے اعتراض

کرنا تھا۔ کہ ان لوگوں نے اپنی نمازیں۔ شادی بیاہ۔ جنازہ وغیرہ کیوں علیحدہ کر لئے۔ اس لئے اس الہام میں خدا تعالےٰ نے اس کا ایک جواب دیا ہے۔ کہ اسماعیل کو بھی ابراہیمؑ نے دوسروں سے بالکل علیحدہ کر دیا تھا۔ اور یہ ظلم۔ فساد اور تفرقہ نہیں تھا بلکہ ضروری تھا۔ تا

محمدی نور

ترقی کر سکے۔ اس زمانہ میں بھی محمدی نور مدھم ہو رہا تھا۔ اس لئے خدا نے پھر احمدیت کے پودے کو علیحدہ کر کے لگایا۔ اور اسماعیلی پودے کی طرح اسے بھی وادیٔ غیر ذی زرع میں لگایا۔ یعنی قادیان میں جو ترقی یافتہ اور متمدن دنیا سے بالکل الگ اور علیحدہ مقام ہے۔ پھر اس کی حفاظت بھی ایک بیکس اور ناتوان جماعت کے سپرد کی۔ تا دنیا اس کی طرف لالچ کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ اور محمدی نور پھر دنیا میں ترقی کرے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ایک نادان بوڑھا مالی جو اپنے پرانے درختوں کو دیکھکر خوش ہوتا ہے۔ نئے درخت لگائے جانے کو اپنی ہتک سمجھتا ہے۔ لیکن اسے کیا معلوم۔ کہ اس کا باغ تباہ ہونے والا ہے۔ اور اگر پھل کو دنیا میں قائم رکھنا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ نئے نئے درخت لگائے جائیں۔

ہماری جماعت کے بعض دوست دنیا کی مخالفت کو دیکھکر گھبراتے ہیں۔ حالانکہ ساری دنیا ہماری مخالف نہیں۔

فطرت صحیحہ

ہماری تائید میں ہے۔ مخالفت ہمیشہ شیطانی وساوس سے ہوتی ہے۔ انسانیت کی طرف سے نہیں۔ اور اشد ترین مخالفوں پر بھی جب کبھی انسانیت کا دور آتا ہے۔ تو ان کا دل ہماری تائید ہی کرتا ہے۔ اگرچہ وہ اسے ظاہر نہ کر سکیں۔ دنیا میں جتنے بھی شریف لوگ ہیں۔ خواہ وہ ہندو ہوں۔ یا عیسائی۔ یہودی یا کسی اور قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ وہ ضرور ہماری تائید کرتے ہیں۔ چند دن ہوئے۔ ایک

ڈچ کانسل

یہاں آیا۔ وہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہے لیکن یہاں کی زندگی کے متعلق اس نے کہا۔ میں بائیبل میں

حواریوں کی زندگی

کے حالات پڑھکر حیران ہوا کرتا تھا۔ کہ کیا ایسی زندگی ممکن ہے۔ لیکن یہاں آکر ان کی زندگی کا عملی نمونہ نظر آگیا۔ وہ عیسائی تھا۔ اور سیاسیات سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن یہاں جس چیز نے اسے سب سے زیادہ متاثر کیا۔ وہ یہ تھی۔ کہ یہاں اسے حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کی زندگی کے متعلق بائیبل کے بیانات کی جنہیں وہ ناممکن سمجھا کرتا تھا۔ تصدیق ہو گئی۔ تو ایک شریف انسان خواہ کسی مذہب سے

عرصہ ہوا۔ میں نے

ایک رؤیا

دیکھا تھا۔ کہ قیامت کا دن ہے۔ اور ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہیں۔ اس کے بہت سے نظارے تھے۔ مگر میں تفصیلاً بیان نہیں کرتا۔ میں نے دیکھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے۔ کہ اپنی پیٹھوں کی طرف دیکھو۔ جس کے پیچھے دیوار کچی ہوگی۔ وہ دوزخی ہے اور جس کے پیچھے پکی۔ وہ جنتی۔ یہ سنکر ہم سب پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی۔ کہ بہت عرصہ تک سب چپ چاپ بیٹھے رہے۔ اور کوئی بھی پیچھے مڑکر نہ دیکھتا تھا۔ میرے پاس حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا۔ تم میرے پیچھے دیکھو۔ اور میں تمہارے پیچھے دیکھتا ہوں۔ اس پر میں نے ان کے پیچھے دیکھا۔ اور بے اختیار پکار اٹھا۔ آپ کے پیچھے کی دیوار پکی ہے۔ اور انہوں نے کہا تمہارے پیچھے بھی پکی ہے۔ اور ہم بہت خوش ہو گئے۔ تو خطرات کے موقعہ پر

آپس میں تعاون

کرنا بہت ہی خیر و برکت کا موجب ہوا کرتا ہے۔ جب تم اپنے بھائی کو اس وقت جبکہ اس کی عقل ماری جائے۔ نصیحت نہیں کرتے۔ تو تم پر ایسا وقت آنے پر وہ بھی نہیں کریگا۔ اور اگر تم اسے بُری راہ پر لگانے کی کوشش کرتے ہو۔ تو وہ بھی ایسا ہی کریگا جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ

دونو تباہ

ہو جاؤ گے۔ پس جب تمہارے کسی بھائی پر ایسی مصیبت آئے۔ کہ وہ اپنا انتہائی حق مانگنے پر مصر ہو۔ کسی احمدی سے یہ تو امید ہی نہیں کی جا سکتی کہ وہ حق کے سوا بھی کچھ مانگے۔ لیکن جب وہ اپنا حق لینے پر مصر ہو۔ تو اسے سمجھاؤ۔ کہ وہ تفرقہ سے بچنے کے لئے قربانی کرے۔ تا تم پر اگر ایسی حالت آئے۔ تو تمہارا دوست یہ سوچکر کہ اس نے مجھے جنت کا رستہ دکھایا تھا۔ میں بھی اسے دکھاؤں۔ تمہاری مدد کو آئے۔ اور کہے۔ مجھ پر بھی ایک وقت ایسا آیا تھا۔ جیسا اب تم پر ہے۔ اس وقت تم نے میری دستگیری کی تھی۔ اور صحیح راستہ دکھایا تھا۔ اب تم پر وہی مصیبت ہے۔ اس لئے میں تمہیں بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ

بھائی کی رعایت

کرو یہی وہ ذریعہ ہے جس سے قربانی کی روح پیدا ہو سکتی ہے پس یاد رکھو۔

حقیقی ترقی کی راہ

یہی ہے۔ کہ بھائی کو مصیبت کے وقت قربانی کی تلقین کرو۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ [illegible] ایسا کرنیکی توفیق دے۔ حقیقی قربانی وہی ہے۔ جو تقویٰ اللہ کی وجہ سے کی جائے۔ اور جو

اللہ تعالیٰ کی رضاء

[illegible] کے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ تا وہ [illegible] ملتا ہے۔ اور دوسری طرف تمام

مسلمانان پشاور کی مظلومی اور کانگریس

تم کو جلیانوالہ باغ کا واقعہ یاد ہوگا جس میں مرنے اور زخمی ہونے والوں کی کثیر تعداد ہندو تھی۔ کیا تم کو یاد نہیں۔ کہ جلیانوالہ باغ کے حادثہ کے بعد ہندوستان بھر کے کانگرسی آتش زیر پا ہو گئے تھے۔ اور تحریک ترک موالات کی بنیاد خلافت۔ کے علاوہ جلیانوالہ باغ کے مسئلہ پر بھی رکھی گئی تھی؟ کیا تم کو یاد نہیں۔ کہ مالوی جی اس زمانے میں کس طرح مضطرب پھرتے تھے؟ کیا تم کو یاد نہیں۔ کہ جلیانوالہ کے مظلومین کی امداد کے لئے آناً فاناً کس طرح لاکھوں روپیہ فراہم ہوگیا تھا؟ اور کس طرح جرنیل ڈائر کے خلاف دو سال تک احتجاج کا وہ طوفان برپا رہا جس کی لہریں احمد آباد و بنارس سے شملہ تک اور شملہ سے وائٹ ہال تک ٹکراتی رہیں۔ کیا پشاور کا حادثہ جلیانوالہ باغ کے حادثہ سے کچھ کم ہے۔ جلیانوالہ کے جلسہ کے شرکا گولیوں کی آوازیں سُنکر اُٹھ بھاگے تھے۔ اور پشاور کے مسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائی ہیں۔ پھر یہ کیا ہے۔ کہ آج نہ گاندھی بولتا ہے۔ نہ مالوی کے منہ میں زبان ہے۔ نہ نہرو صاحب کچھ ارشاد فرماتے ہیں۔ نہ کوئی تحقیقاتی کمیٹی مرتب ہوتی ہے۔ نہ کوئی سرمایہ فراہم ہوتا ہے۔ جس سے مصیبت زدگان پشاور کی امداد کی جا سکے؟

تمہارے جو رہنما "شیر بیشۂ حریت" "بکر و جاذین پیغامات" جلی قلم شایع کر رہے ہیں۔ ان سے کہو۔ کہ وہ اپنے ہندو آقاؤں سے کہکر اور کچھ نہیں۔ تو ان لاکھوں روپوں میں سے جو نمک بیچ بیچ کر کانگرس نے فراہم کئے ہیں۔ دو تین لاکھ روپیہ ہی مصیبت زدگان پشاور کی امداد کے لئے دیدیں۔ جلیانوالہ باغ کے حادثہ پر ہندوستان بھر کے ایک ایک قصبے اور ایک ایک گاؤں میں کانگرسیوں نے جلسوں کا ایک طوفان برپا کر دیا تھا۔ کیا تمہاری مصیبت عظمےٰ پر بھی کسی کانگرس کمیٹی نے کوئی قرارداد منظور کی ہے؟ کسی ہندو رہنما کا کوئی بیان شایع ہوا ہے؟ لے دیکر ایک مولانا عبد القادر قصوری ہی ہیں۔ جنہوں نے ایک ہمدردی کا پیغام بھی دیدیا۔ اور ایک علی وفد بھیجنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ لیکن ان سے ذرا یہ پوچھو تو سہی کہ آج کانگرس کے وہ مقتدر رہنما کس کونے میں دبکے ہوئے ہیں جنہوں نے سید لال بادشاہ۔ خان علی گل خان۔ مولانا عبد الرحیم خان پیر طلی اور دیگر کارکنان سرحد کو "آزادی کامل" کے فریب میں مبتلا کر کے ہندو راج کے قیام کے لئے آلۂ کار بنایا۔ اور انہیں تین تین سال

مولوی محمد علی صاحب کے خطبہ میں سے کچھ

راولپنڈی میں اس سال ہمارے جلسہ میں ایک صاحب حکیم محمد اکبر شریک ہوئے۔ معزز آدمی ہیں۔ جلسہ میں پہلے دن بوجہ بارش تھوڑے سے آدمی تھے۔ اس لئے لیکچر کی بجائے یوں ہی حکیم صاحب موصوف سے گفتگو ہوتی رہی۔ جو جو باتیں انہوں نے دریافت کیں۔ میں نے ان پر اپنے خیالات کو ظاہر کیا۔ پھر بھی وہ کئی باتوں میں اختلاف ہی کرتے رہے۔ مگر رات کو ان میں نمایاں تغیر تھا۔ کہنے لگے۔ اختلاف تو اب بھی مجھے آپ سے ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ کام آپ بڑا اچھا کر رہے ہیں۔ کیا میں آپ کے ساتھ شریک ہو سکتا ہوں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ جب میرے جیسے گنہگار نے حضرت مرزا صاحب سے اختلاف کیا۔ تو میں کیسے اختلاف رائے کا مخالف ہو سکتا ہوں۔

میں آپ کو ایک ضروری بات کہنا چاہتا ہوں۔ اس لئے کہ میں آپ سے کچھ عرصہ کے لئے جدا ہوتا ہوں۔ میرے کئی دوستوں کو مجھ پر یہ شکایت ہے۔ کہ میں کیوں چلا جاتا ہوں۔ مگر میرا یہ جرم اب اس حالت تک پہونچ چکا ہے۔ جو ایک عادی مجرم کی ہوتی ہے۔ ہر سال اس جرم کا ارتکاب کرتا ہوں۔ اس لئے اس کے انسداد کے لئے مجھ پر شاید کوئی وعظ و نصیحت اثر نہ کرے۔

ڈلہوزی میں اپنی رہائش کیلئے ایک مکان بھی بنوا رہا ہوں۔ ایک نا اہل نے جو پہلے ملازم انجمن تھا۔ اور جب انجمن نے اس کی خدمات کی ضرورت نہ سمجھی۔ تو احمدیت سے علیحدہ ہوگیا۔ یہ خیال پھیلانا چاہا ہے۔ کہ گویا میں انجمن کے خزانے کو لوٹ کر مکان بنوا رہا ہوں۔ میں اس بدگمانی کو بھی دور کرنا چاہتا ہوں۔ میری کچھ زمین قادیان میں تھی جس کا ایک حصہ میں نے اڑھائی ہزار میں فروخت کر دیا۔ کچھ زمین والد مرحوم کی وفات پر میرے حصہ میں آئی۔ ۲/۱ ۴ ہزار کے قریب اس میں سے فروخت کر دی ہے۔ تین چار دوستوں نے بھی مدد دی ہے۔ (کوئی دو اور اڑھائی ہزار کے درمیان) اور اس طرح مجھے مکان بنانے کا موقع مل گیا۔ کیونکہ مجھے ہر سال ڈلہوزی جانا پڑتا تھا۔

اس لئے میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اگر اپنے بلند نصب العین اشاعت اسلام میں اعلائے کلمۃ اللہ میں محمد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں یکجہتی کے ساتھ قوت کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو تو

تعلق رکھتا ہو۔ وُہ اس جدوجہد کو جو

دُنیا کی اصلاح کے لئے

ہم کر رہے ہیں۔ قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔ ہاں جن کے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے۔ اور جن کی آنکھیں بیمار ہیں۔ وُہ مجبور ہیں۔ انہیں ہمارے اندر کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔ جس طرح یرقان کا مریض ہر چیز کو زرد ہی دیکھتا ہے۔ یا اور مختلف بیماریوں میں مختلف رنگ نظر آتے ہیں۔ یا بعض وقت بیماری کی وجہ سے ایک کے دو دو نظر آتے ہیں۔ اسی طرح جن کی

روحانی آنکھیں

بیمار اور دل مُردہ ہیں۔ ان کو بہر حال ہماری جماعت بھی بُری ہی نظر آئے گی۔ جس شخص کی ناک میں پھوڑا ہو۔ اسے ہر چیز اور ہر مقام سے بُو ہی آئے گی۔ حالانکہ بو اس کی اپنی ناک میں ہوتی ہے۔ اسی طرح جن کی ناک اور دل و دماغ میں بیماری ہے۔ انہیں قرآن۔ توریت۔ انجیل ہر جگہ بُرائی ہی بُرائی نظر آئے گی۔ ممکن ہے۔ مذہب کی پیچ یا لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے وُہ اس کا اظہار نہ کریں۔ لیکن اگر انہیں کریدا جائے۔ تو ایسا مسلمان قرآن پر۔ عیسائی انجیل پر۔ یہودی توریت پر اور سکھ گرنتھ پر معترض نظر آئے گا۔ اور جب وُہ اپنی کتاب پر ہی معترض ہو۔ تو اس کی طرف سے دوسرے پر اعتراض تعجب انگیز نہیں۔ ایسے لوگوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ صداقت ضرور لوگوں کے دلوں میں گھر کرکے رہتی ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ صداقت پر چلنے کا دعوےٰ کرنے والے دُنیا کو اپنا پھل دکھائیں۔ دُنیا میں کوئی درخت بغیر پھل کے قیمت نہیں پاتا۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کا نیا پودا اسی لئے علیحدہ لگایا ہے۔ کہ دنیا کو ہم اپنے

شیریں ثمرات

دیں۔ اور اگر نئے پودے پھل نہ دیں۔ تو مالی انہیں کاٹ کر نیا باغ لگاتا ہے۔ پس جہاں یہ اعتراض غلط ہے۔ کہ ساری دنیا ہماری مخالف ہے۔ وہاں اگر واقعہ میں ہماری جماعت

دُنیا کی راحت و آسائش

کے لئے مفید نہ ہو۔ تو ناجائز سے ناجائز اعتراض بھی جائز ہی ہوگا اس لئے ہماری جماعت کے لوگ اپنے وجُودوں کو

دُنیا کے لئے مفید

بنائیں۔ اور اگر وُہ ایسا نہیں کرتے۔ تو گویا باغ کی اہمیت کو گرانے کے ساتھ ہی اپنے وجُود کی ضرورت کو بھی کھوتے ہیں۔ اگر کوئی پودا پھل نہیں دیتا۔ تو اس کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی احمدی کا وجود دُنیا کے لئے فائدہ رساں نہیں اور اگر وہ دُنیا کی بھلائی کی خاطر ہر قربانی کے لئے آمادہ نہیں۔ تو پھر اس کے علیحدہ وجُود کی بھی ضرورت نہیں ؞

یہ عید جہاں ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جب کسی قوم کو ترقی دینے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اسے علیحدہ کرکے ایسے مقام پر کھڑا کرتا ہے۔ جہاں دوسرے اس سے نہ مل سکیں اور جہاں کھڑا رہنا بظاہر اس کی تباہی کے مترادف ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نصرت اسے بڑھاتی ہے۔ وہاں ہمیں

اس عید سے یہ سبق

بھی حاصل ہوتا ہے۔ کہ بغیر قربانی کے اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اس عید کے موقعہ پر تمام دُنیا کے مسلمان ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں۔ تا خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں۔ اور اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ قربانی کے بغیر نہ باہمی اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی خدا تعالےٰ سے وصال۔ آج کے دن بکرے کھانے کے لئے ذبح نہیں کئے جاتے۔ بلکہ کھلانے کے لئے کئے جاتے ہیں جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم دوسروں کے لئے

اپنا خون اور گوشت قربان

کرنے کو تیار ہیں۔ ہم نے کئی دفعہ ایسے لطیفے دیکھے ہیں۔ کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاں گوشت بھیجا۔ اس نے آگے کسی اور کے ہاں بھیج دیا۔ اور اس طرح دس بارہ گھروں میں پھیر پھرا کر وہی گوشت اسی کے گھر آگیا۔ جس نے بھیجا تھا۔ اور اس نے اپنا بھیجا ہوا گوشت پہچان لیا۔ ہم اسے بے فائدہ کام نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس گوشت نے دس بارہ آدمیوں سے اس بات کا اقرار لے لیا ہے۔ کہ ہم اپنا خون اور گوشت پوست ایک دوسرے کے لئے قربان کرنے کو تیار ہیں۔ وُہ اپنے ساتھ دس بارہ برکتیں لے کر آیا۔ اب اگر وہی گوشت بھیجنے والے کے گھر میں پکے۔ تو وُہ اس کے لئے برکت کا موجب ہوگا۔ کیونکہ وُہ

دس گھرانوں سے اتحاد کا اقرار

کرا چکا ہے۔ آج کے دن جو قربانی کی جاتی ہے وہ اس بات کا اقرار ہوتا ہے۔ کہ ہم

دُنیا کے لئے ہر قسم کی قربانی

کرنے کو تیار ہیں۔ اور پھر یہ خدا کے سامنے اقرار ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو تیرے لئے قربان کرنے کو تیار ہیں۔ نیز یہ اتحاد کا دن ہے۔ اور اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ پس اپنے دل میں عہد کرو کہ ہم اپنے بھائی کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کسی کو تباہ ہوتا دیکھو۔ تو ہر ممکن قربانی کرکے اسے بچاؤ ؞

میں دیکھتا ہوں۔ کچھ عرصہ سے ہماری جماعت کے بعض دوستوں میں یہ احساس ترقی کرتا جا رہا ہے۔ کہ ہم نے اپنا حق ضرور لینا ہے انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو

اپنا انتہائی حق

لینے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وُہ دوسرے کا حق ضرور مارتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر بادشاہ کی رکھ ہوتی ہے جس کے کنارے مویشی چرانا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی بھی کچھ رکھیں ہیں۔ ان کی حدود پر نہ جاؤ۔ بلکہ پرے پرے رہو۔ کیونکہ رکھ کے آخری سرے پر پہنچ کر احتمال ہے۔ کہ اس کی حدود میں بھی گھس جاؤ۔ اس لئے اس سے پرے پرے رہو تا

تفرقہ کی صُورت

پیدا نہ ہو۔ دنیا میں بھی قیام امن کا یہی طریق سمجھا جاتا ہے۔ کہ سرحدوں پر فوجیں رکھنے کی بجائے دُور رکھی جاتی ہیں۔ پس

انتہائی درجہ کے حقوق کا مطالبہ

ضرور تباہ کر دیتا ہے۔ اس لئے اگر تم قربانی کرتے ہو۔ تو انتہائی حقوق حاصل کرنے کے لئے کبھی اصرار نہ کرو۔ اپنا حق ثابت ضرور کر دو۔ اور پھر اصرار نہ کرو۔ بلکہ عفو سے کام لو۔ یہ بات پوری طرح واضح کر دو۔ کہ یہ ہمارا حق ہے۔ لیکن تفرقہ سے بچنے کے لئے ہم اسے چھوڑتے ہیں۔ انتہائی حقوق کا مطالبہ کرکے کئی ایک نے دیکھا ہوگا۔ کہ تفرقہ بڑھا۔ اب یہ تجربہ کرکے بھی دیکھ لو۔ کہ اپنا حق ثابت کرنے کے بعد اسے چھوڑ دو۔ پھر دیکھو۔

باہمی اتحاد

ترقی کرتا ہے۔ یا نہیں۔ اور جس طرح ایک بڑھیا پر دوبارہ جوانی آ جائے۔ اسی طرح

تمہاری حالت میں نئی تبدیلی

نظر آئے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں انسان جل کر کوئلہ کی طرح ہو جائے گا۔ پھر خدا تعالےٰ کی رحمت کے پانی کا چھینٹا اس پر پڑے گا۔ اور نئی روئید گی اس کے اندر پیدا ہو جائے گی۔ یہی حالت انسانی رُوح کی ہے۔ جب وُہ خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کرتا ہے۔ تو اس کے

عفو کا پانی

اسے شاداب کر دیتا ہے۔ اور اس کے اندر

ایک نئی زندگی

پیدا ہو جاتی ہے ؞

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وُہ اس بات کا تجربہ کریں۔ کہ اپنا حق ثابت کرنے کے بعد عفو اور درگذر سے کام لیں۔ جس شخص کا حق ہو۔ اسے چونکہ سوچنے سمجھنے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ اس لئے اس کے

دوستوں کا فرض

ہے۔ کہ اس وقت اسے سمجھائیں۔ جو دوست اسے نہیں سمجھاتا۔ وُہ

بئس القرین

ہے۔ دوست کا فرض یہی ہے۔ کہ جب اس کے دوست کی عقل ماری جائے۔ تو اس کے کان میں ایسی بات ڈالے جو اس کے لئے

برکت کا مُوجب

ہو۔ تا جب اس پر بھی کوئی ایسا موقعہ آئے۔ کہ اس کی عقل ٹھکانے نہ رہے۔ تو اسے بھی وُہ آکر بھلائی کی بات سمجھائے ؞

تشخیص چندہ کے لئے احباب تیار رہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت میں احباب کی رائیں سُنکر یہ فیصلہ فرمایا کہ ہر جماعت کے افراد کی صحیح آمدنی کے مطابق چندوں کی ایک مفصل فہرست طیار کی جائے۔ اور نمایندگان جماعتہائے احمدیہ کو جو مجلس مشاورت میں حاضر تھے۔ ہدایت فرمائی تھی۔ ہر ایک نمایندہ اپنے قریب کی دو دو جماعتوں کی فہرست طیار کرنے کا کام اپنے ذمہ لے۔ چنانچہ اسی وقت بعض احباب نے اپنے آپکو پیش کیا۔ کہ کن جماعتوں کی فہرستیں وہ تیار کر سکتے تھے۔

اسوقت تک پونے دو سو احباب نے۔۔ ہم جماعتوں کی فہرستیں تیار کرنے کے لئے اپنے آپکو پیش کیا ہے لیکن ابھی ۱۹۹ جماعتیں باقی ہیں۔ جن کی فہرست تیار کرنے کے لئے کسی صاحب نے اپنے آپ کو پیش نہیں کیا ہے۔ براہ نوازش قریب قریب کی جماعتوں کے احباب جلد تر اپنے نام بھیجکر اس کام کے کرنے کی منظوری حاصل کر لیں۔ جن جن جماعتوں کے لئے والنیٹرس کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہیں۔ **ضلع گورداسپور**۔ دھرم کوٹ بگہ۔ کھارا۔ بھاگووال۔ وبجوال۔ خان فتح۔ لنگروال۔ سارچور۔ لودھی ننگل۔ تیجہ کلاں۔ چیٹھہ۔ ننکار۔ شاہ پور۔ امرگڑھ۔ سیکھواں۔ گلانوالی۔ بھیروچیچی۔ بیری۔ ٹھیالی۔ کرٹی افغاناں۔ اوجلہ۔ غزنی پور۔ پٹھان کوٹ۔ ماڑی بچیاں۔ قلعہ لال سنگھ۔ بہلولپور۔ گورداسپور۔ کلوسوہل۔ چوہدری والہ۔ ہردو روان۔ طالب پور بھنگواں۔ گھوڑیواہ۔ **ضلع سیالکوٹ**۔ ہیڈ مراد۔ سمبڑیال۔ بیگووال۔ دھنی دیو۔ بوبک مرالی۔ ننگل اندھیر والہ۔ بہلولپور۔ کوروال۔ گھنو کے ججے۔ رنگے پور سالو کے تتلے۔ **ضلع لاہور**۔ علی پور۔ کوٹ رادھاکشن۔ **ضلع گوجرانوالہ**۔ سنڈھی سکھیکی۔ **ضلع لائل پور**۔ کتھووالی چک ۳۱۲۔ چندر کے چک ۱۰۸۔ کلیان پور چک ۲۴۳۔ بہلولپور چک ۱۲۷۔ تلونڈی چک ۱۰۸۔ لودھی ننگل چک ۲۰۹۔ چک ۱۲۱۔ چک جھمرہ۔ چک ۲۷۷۔ **ضلع جھنگ**۔ شور کوٹ۔ جھنگ۔ بستی وریام۔ کملانہ۔ لالیاں۔ کوٹ مومن۔ حویلی بہادر خان۔ **ضلع شاہ پور**۔ شاہ پور۔ چک ۹۔ بنیاڑ چک ۳۴۔ چک ۷۲ جنوبی۔ چک ۳۵ جنوبی۔ چک ۹۹۔ چک ۸۵ شمالی۔ سلانوالی۔ چک ۱۱۷ جنوبی۔ ادرحمہ۔ مجوکہ۔ خوشاب۔ چک ۱۰۱ جنوبی۔ **ضلع گجرات**۔ گجرات۔ لنگے جلالپور جٹاں۔ کریانوالہ۔ بھوا۔ لالہ موسیٰ۔ نگرالی۔ نسووالی خورد۔ بلانی۔ رسول۔ پنڈی بہاء الدین۔ **ضلع ہزارہ**۔ ایبٹ آباد۔ گڑھی حبیب اللہ۔ دومیل۔ پارہ چنار۔ میانوالی خاص۔ کُندیاں۔ سرائے نورنگ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ داؤد خیل۔ خانیوال۔ ملتان۔ چک ۹۔ قتالپور۔ دیوا سنگھ۔ سالارواہن۔ چک ۱۲۵۔ ٹینارہ۔ سیلسی۔ بہاولپور۔ اوچ۔ صادق آباد۔ مظفر گڑھ۔ شتاب گڑھ۔ دیناپور۔ بوڑیوالہ۔ حسن پور۔ جیٹھا احمدیاں والہ۔ کھروڑ پکا۔ **فیروزپور**۔ فیروز پور۔ کوٹ کپورا۔ ہوشیار پور۔ پھمبیاں۔ اہرانہ۔ جوگندر نگر۔ دھرمسالہ۔ نادون۔ **جالندھر**۔ نکودر۔ کپور تھلہ۔ حاجی پور۔ اوڑ۔ میانوال۔ ڈھلوان۔ لدھیانہ۔ جمیٹ۔ ملود۔ رائے کوٹ۔ مالیر کوٹلہ۔ علی پور۔ جگراؤں۔ **دھوری**۔ ججے دبتی۔ راجپورہ۔ بلب گڑھ۔ پانی پت۔ کرنال۔ حصار۔ رہتک۔ فتح آباد۔ کوٹلی تھگراں۔ ناسنور۔ زہنہ کدال۔ بندہ پور۔ گلگت۔ اسنور۔ سلواڈ۔ راجوری۔ رنھال۔ سیواں۔ سکھر۔ حیدر آباد سندھ۔ چک ۲۶۹۔ ٹیڈا کوٹ کمال ڈیرہ۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ سانجولی۔ ٹینک پور۔ میرٹھ۔ مظفر نگر۔ مراد آباد۔ رام پور۔ فیض آباد۔ شاہ جہان پور۔ شاہ آباد۔ آگرہ۔ شمبو پورہ۔ جودھ پور۔ بھوپال۔ اجینہرہ۔ اٹاوہ۔ ساگر۔ سکرا۔ قائم گنج۔ الہ آباد۔ جھانسی۔ آڑھا۔ کٹک۔ رسول پور۔ کندرہ پال۔ کیرنگ۔ بھدرک۔ منی پور۔ کنانور۔ کالی کٹ۔ ہنگاڈی۔ کٹڑالی۔ بمبئی۔ رنگور۔ پونہ۔ سکندر آباد۔ عثمان آباد۔ محبوب نگر۔ ماڈلے۔ رنگون۔ مدراس۔ کولمبو۔ شموگہ۔ بنگلور۔ میمو۔

جن جماعتوں کے والنیٹرس مقرر ہو چکے ہیں۔ انکو چاہیئے کہ وہ فوراً کام شروع کر دیں۔

مقرر شدہ والنیٹرس کے نام اور انکی جماعتوں کے نام ایک فہرست کی صورت میں چھاپ کر معہ فارم بجٹ جس کی خانہ پوری کرنی ہے۔ اور معہ ایک تحریک و ہدایت کے تمام جماعتوں میں بھیجدیئے گئے ہیں۔ اس لئے اب کام فوراً شروع ہو جانا چاہیئے۔ جن جماعتوں کو ایسے کاغذات نہ پہنچے ہوں۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔ کہ دوبارہ بھیجدیئے جائیں۔ والسلام

(ناظر بیت المال قادیان)

تصحیح اخبار الفضل ۱۵ اپریل میں وصیت نمبر ۳۲۳ عزیزم محمد علی کی تنخواہ غلطی سے ۳۲ روپیہ لکھی گئی ہے۔ اصل میں ۸۳ روپیہ ہونی چاہیئے۔ (خاکسار غلام حسین از دہلی)

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی ثبوت

مندرجہ ذیل احباب کرام کے اسمائے گرامی کی فہرست معہ مختصر سی کیفیت کے جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت فروری لغایت اپریل ۱۹۳۰ء میں دیا ہے شکریہ کے ساتھ شائع کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے۔ اور دوسرے احباب کو بھی جو قربانی کی اس حد تک نہیں پہنچے اشاعت اسلام کے لئے بیش از بیش قربانی کرنے کی توفیق ملے۔

اے مقدس جماعت احمدیہ کے فرزندو اُٹھو۔ اور وصیت جیسی نعمت اور قربانی کر کے اپنے اخلاص اور ایثار کا ثبوت دو۔ اور خدا سے خاص انعام پاؤ۔ کیونکہ وصیت اخلاص کے پرکھنے کا معیار ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی ثبوت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وصیت کو اپنے زمانہ کا امتحان قرار دیتے ہوئے رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ اسوقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائیگا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جاوینگے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی۔ ان اللہ اشترٰی من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔"

(۱) چوہدری نبی احمد صاحب راجپوت ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ آمد ماہوار عـــ۴۰ـــہ جائداد موجودہ /۲۰۰۰ روپیہ (۲) ماسٹر غلام نبی صاحب اور ٹیل ٹیچر نارمل سکول ڈسکہ آمد ۵۰ جائداد موجودہ /۱۰۵۰ روپیہ (۳) شیخ عبد الغنی صاحب لنگیری ضلع جالندھر آمد ۵۰ جائداد موجودہ /۲۰۰ روپیہ (۴) شیخ رحمت اللہ صاحب پٹواری ساکن بنگہ ضلع جالندھر آمد ماہوار ۵۰ (۵) بابو عبد الغنی صاحب ایکٹنگ انچارج فیروزپور چھاونی آمد ماہوار ۵۰ (۶) بابو چراغدین صاحب آرسنل کلرک فیروز پور آمد ماہوار ۵۰ (۷) چوہدری علی اکبر صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس پنڈی بہاء الدین ضلع گجرات آمد ماہوار ۱۰۰ جائداد موجودہ /۹۳۶۰ روپیہ (۸) چوہدری فضل الدین صاحب بھینی بانگر ضلع گورداسپور آمد ماہوار ۵۰ (۹) ملک محمد اکبر صاحب افغان و ملک سعد اللہ صاحب افغان ساکنان ترنگ زئی ضلع پشاور + جائداد /۱۲۰۰۰ روپیہ (۱۰) نظر بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبد الرحمن صاحب بٹالوی قادیان × جائداد موجودہ /۲۸۴۳ روپیہ ... السلام

فہرست مبائعین سنہ ۲۹ء

(گزشتہ سے پیوستہ)

۱۰۳۳ تنویر الرحمن صاحب ضلع جالندھر

۱۰۳۴ ماسٹر عبد المقتدر صاحب فاروقی۔ حیدر آباد دکن

۱۰۳۵ میاں محمد فیروز صاحب ضلع گجرات

۱۰۳۶ شیخ نور الٰہی صاحب تاجر دہلی

۱۰۳۷ سید محمد حسین صاحب۔ امروہہ۔ یوپی۔

۱۰۳۸ سید یعقوب شاہ صاحب احمدی۔ میمو برما

۱۰۳۹ عنایت اللہ صاحب گجرات

۱۰۴۰ نور بی بی صاحبہ والدہ میاں نور محمد صاحب ضلع ہوشیارپور

۱۰۴۱ میاں دین محمد صاحب ضلع گورداسپور

۱۰۴۲ چوہدری اللہ دتا صاحب ״

۱۰۴۳ نور محمد صاحب ولد اللہ دتا صاحب ״

۱۰۴۴ جیواں بی بی صاحبہ ״

۱۰۴۵ احمد دین صاحب ولد اللہ دتا صاحب ״

۱۰۴۶ شیر محمد صاحب ״

۱۰۴۷ عبد الرحمن صاحب ضلع جالندھر

۱۰۴۸ اہلیہ صاحبہ ماسٹر خیر الدین صاحب شیخوپورہ

۱۰۴۹ عبد الحمید صاحب ״

۱۰۵۰ عبد المجید صاحب ״

۱۰۵۱ عزیز الدین صاحب ״

۱۰۵۲ عزیز بیگم صاحبہ بنت ماسٹر خیر دین صاحب ״

۱۰۵۳ غلام قادر صاحب ریاست کشمیر

۱۰۵۴ اللہ رکھا صاحب ملازم ڈاکٹر محمد حسن صاحب ضلع منٹگمری

۱۰۵۵ مراد علی صاحب ولد غلام محمد صاحب نمبردار ضلع سیالکوٹ

۱۰۵۶ عبد المجید صاحب مدرس ضلع سرگودھا

۱۰۵۷ رحمت بی بی صاحبہ ضلع لاہور

۱۰۵۸ محمد بخش صاحب جٹ ضلع سیالکوٹ

۱۰۵۹ چوہدری محمد الدین صاحب ضلع گورداسپور

۱۰۶۰ حکیم محمد دین صاحب سوداگر چرم ضلع گجرات

۱۰۶۱ ولایت اللہ صاحب ضلع گورداسپور

۱۰۶۲ محمود خان صاحب پسر خوشحال خان صاحب ضلع پشاور

۱۰۶۳ کے مریم صاحبہ مالابار

۱۰۶۴ محمد خان صاحب ضلع گجرات

۱۰۶۵ اسمٰعیل صاحب جٹ ضلع لدھیانہ

۱۰۶۶ غلام قادر صاحب ضلع گورداسپور

۱۰۶۷ چوہدری غلام سرور صاحب ضلع گورداسپور

۱۰۶۸ میاں امام الدین صاحب ضلع جالندھر۔

۱۰۶۹ احمد علی خانصاحب ضلع ہوشیارپور

۱۰۷۰ قیام الدین صاحب غازی آباد

۱۰۷۱ قاضی نبی بخش صاحب ضلع کرنال

۱۰۷۲ بہار علی صاحب ضلع کرنال

۱۰۷۳ اللہ دیا صاحب ״

۱۰۷۴ شیخ نور محمد صاحب ریاست پٹیالہ

۱۰۷۵ رب نواز صاحب ضلع جھنگ

۱۰۷۶ بیگم بی بی صاحبہ ہمشیرہ اسلم دین صاحب ضلع گجرات

۱۰۷۷ تاج الدین صاحب ولد امیر بخش صاحب قوم بٹ کشمیری۔ ضلع ملتان

۱۰۷۸ شیر محمد صاحب ضلع شیخوپورہ

۱۰۷۹ مرزا علی انور بیگ صاحب نائب کورٹ انسپکٹر۔ خوشاب

۱۰۸۰ میاں عبد اللہ صاحب۔ ریاست جمبہ

۱۰۸۱ میاں محمد صاحب ولد غلام محمد صاحب ضلع اٹک

۱۰۸۲ اللہ رکھا صاحب۔ لائل پور ریلوے سٹیشن ملازم سٹیشن ماسٹر

۱۰۸۳ نور الہدیٰ صاحب دار جلنگ

۱۰۸۴ رحمت اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ

۱۰۸۵ محمد شفیع صاحب جہلم

۱۰۸۶ محمد افضل خان صاحب لدھیانہ

۱۰۸۷ این۔ سی۔ الموپی۔ مالابار

۱۰۸۸ محمد اسمٰعیل ولد جوایا۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۰۸۹ اللہ رکھا صاحب ضلع سیالکوٹ

۱۰۹۰ محمد یوسف صاحب نومسلم۔ سہارنپور۔

۱۰۹۱ رحیم اللہ خانصاحب ضلع پشاور

۱۰۹۲ مسماۃ حبیب خانم زوجہ رحیم اللہ صاحب ضلع پشاور

۱۰۹۳ محمد ابراہیم خانصاحب ولد بہرام خانصاحب ذات افغان ضلع پشاور

۱۰۹۴ منشی غلام نبی صاحب ضلع ہوشیارپور

۱۰۹۵ محمد سعید صاحب ضلع شاہپور

۱۰۹۶ منظور احمد صاحب پسر چوہدری تاج محمد صاحب لائلپور

۱۰۹۷ مولوی سمیر الدین صاحب بنگال

۱۰۹۸ مسماۃ جمیلہ خاتون صاحبہ ״

۱۰۹۹ غلام قادر صاحب بھٹی ریاست بہاولپور

۱۱۰۰ بڑیصاحب حیدر آباد دکن

۱۱۰۱ مخدوم شاہ محمد صاحب ولد مخدوم خدا بخش صاحب۔ میانی

۱۱۰۲ گامن صاحب ولد کرم الٰہی صاحب ضلع لائلپور

۱۱۰۳ مہتاب بی بی صاحبہ زوجہ گامن صاحب ״

۱۱۰۴ محمد اسمٰعیل صاحب ״

۱۱۰۵ جان بی بی صاحبہ ״

۱۱۰۶ حسن بی بی صاحبہ ״

۱۱۰۷ رحیم بخش صاحب ولد نبی بخش صاحب ״

۱۱۰۸ محمد شریف صاحب ״

۱۱۰۹ ہدایت صاحب ״

۱۱۱۰ غلام نبی صاحب ״

۱۱۱۱ ریشم بی بی صاحبہ زوجہ غلام نبی صاحب ״

۱۱۱۲ غلامی صاحب ״

۱۱۱۳ امام بی بی صاحبہ زوجہ غلامی صاحب ״

۱۱۱۴ والدہ صاحبہ بابو عبد السلام صاحب شملہ

۱۱۱۵ میاں سلطان صاحب طالبعلم ضلع گوجرانوالہ

۱۱۱۶ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فضل الدین صاحب بزنسٹر ڈپٹی کلکٹر ضلع امرتسر

۱۱۱۷ میاں امام بخش صاحب ضلع لاڑکانہ سندھ۔

۱۱۱۸ میاں محمد بخش صاحب ״ ״

۱۱۱۹ جنت خاتون صاحبہ اہلیہ میاں امام بخش صاحب ״ ״

۱۱۲۰ نعمت خاتون صاحبہ دختر ״ ״ ״ ״ ״

۱۱۲۱ سرافراز علی شاہ صاحب سجادہ نشین حیدر آباد دکن۔

۱۱۲۲ عصمت بی بی صاحبہ زوجہ اسمٰعیل صاحب ضلع جالندھر۔

۱۱۲۳ مسماۃ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد رشید علی صاحب بائی گنج

۱۱۲۴ محمد واحد بخش صاحب بنگالی

۱۱۲۵ زینب النساء صاحبہ ضلع کٹک

۱۱۲۶ عزیز احمد اصغری صاحبہ ریاست بھوپال۔

۱۱۲۷ سید ابراہیم صاحب ولد سید اکبر صاحب سکندر آباد۔

۱۱۲۸ فضل الٰہی صاحب ضلع گجرات

۱۱۲۹ عبد اللہ صاحب نومسلم ضلع گورداسپور

۱۱۳۰ منشی سید عباس علی شاہ صاحب امرتسر

۱۱۳۱ سعد اللہ صاحب ضلع کیمل پور

۱۱۳۲ جہانگیر بیگم صاحبہ زوجہ عبد الغنی صاحب احمدی۔ ضلع بجنور

۱۱۳۳ حوالدار شیر علی خان صاحب ضلع اٹک

۱۱۳۴ محمد شریف صاحب ضلع گجرات

۱۱۳۵ والدہ صاحبہ میاں محمد شریف صاحب مذکور

۱۱۳۶ مہر الدین صاحب ضلع لائلپور

۱۱۳۷ مہتاب بی بی صاحبہ اڑیسہ

۱۱۳۸ اللہ دوایا صاحب معرفت قاضی محمد اکبر صاحب ضلع ملتان۔

۱۱۳۹ غلام نبی صاحب زرگر۔ ضلع سیالکوٹ

۱۱۴۰ خدا بخش صاحب پٹواری مال۔ منٹگمری

۱۱۴۱ پہاول صاحب ضلع سیالکوٹ

۱۱۴۲ محمد حسین صاحب ولد نبی بخش صاحب ضلع لائلپور

۱۱۴۳ مہر دین صاحب ولد فضل دین صاحب ضلع سیالکوٹ

۱۱۴۴ محمد حسین صاحب ضلع منٹگمری

۱۱۴۵ فضل بی بی صاحبہ زوجہ شہاب الدین صاحب ضلع لائل پور۔

۱۱۴۶ کرم بی بی صاحبہ زوجہ امام دین صاحب ضلع لائلپور

۱۱۴۷ امام دین صاحب ولد نبی بخش صاحب ״

۱۱۴۸ جلال دین صاحب ولد امام الدین صاحب ״

۱۱۴۹ کرم دین صاحب ״

۱۱۵۰ شہاب الدین صاحب ״

۱۱۵۱ محمد اسحاق صاحب ولد وسیم الدین صاحب وکٹوریہ کالج۔ بنگال

۱۱۵۲ محمد اقبال صاحب۔ سیالکوٹ

۱۱۵۳ امیر حسین شاہ صاحب ضلع سیالکوٹ

۱۱۵۴ محمد الدین صاحب ضلع شاہپور

۱۱۵۵ ریشم بی بی صاحبہ زوجہ نواب دین صاحب کشمیری ضلع سیالکوٹ۔

۱۱۵۶ علی محمد صاحب نہر جھنگ برانچ۔

۱۱۵۷ عبد الہادی صاحب۔ ضلع کیمل پور

۱۱۵۸ خداداد صاحب۔ ضلع گجرات

۱۱۵۹ زینب بی بی صاحبہ زوجہ خداداد صاحب ضلع گجرات۔

۱۱۶۰ اللہ دتا شاہ صاحب معرفت خلیفہ خدا بخش صاحب۔ ٹنڈا جان محمد میر پور خاص سندھ۔ (باقی)

ہول سیل

کراؤن لیمپ پٹر ومکس لیمپ ہر قسم کا پرائمس اسٹو اور اسکا جملہ سامان اور جملہ ڈیزائن کے لالٹین (یعنی قندیل) اور ہر قسم کی بیٹری اسکا مصالحہ سلور سگار لائیٹ اور بیٹری والے پھول وغیرہ وغیرہ کے

بیحد ارزاں ہول سیل سپلائر

فہرست نہیں ہے۔ جس چیز کی ضرورت ہو نام لکھکر قیمت وغیرہ دریافت کرلیں،

ایل۔ ایچ۔ ایم۔ اینڈ کمپنی مانڈوی نمبر ۳ بمبئی،

عرق نور

عرق نور۔ امراض جگر اور بدنی کمزوری۔ کمی خون۔ کمی اشتہا۔ دائمی قبض۔ پرانے بخار۔ دھڑکہ دل (اختلاج قلب) یا بوجہ خرابی معدہ یا جگر کے لئے اکسیر سے بڑھکر ہے۔ اور امراض مستورات۔ افراط یا قلت خون کمر یا پیڑو میں درد۔ بچہ دانی میں ورم یا سیلان رحم میں اور مرض تلی کے لئے تریاق۔ اس کے استعمال سے ہزاروں گھر آباد ہوئے۔ صرف ایک شہادت درج کی جاتی ہے باقی پھر کبھی بعد دیگرے درج ہونگی۔

بابو محمد منیر خان صاحب احمدی سیال کلرک دفتر ارسنل کوئٹہ سے تحریر کرتے ہیں کہ میرے گھر بچہ پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کی دعاؤں اور ڈاکٹر نور بخش صاحب احمدی پنشنر قادیان کے ایجاد کردہ عرق نور سے ہوا۔ یہ عرق نہایت ہی مفید ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو اسکا اجر عظیم عطا فرماوے اور احباب کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین:

نیز یہ عرق مرض جلودھر اور استسقاء لحمی میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ باوجود کثیر الفوائد کے قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے۔ ایک بوتل کلاں جس میں بارہ چھٹانک عرق ہوتا ہے۔ بیع بوتل ۱/۴/۱ بغیر بوتل ۱/-۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ وزن پاؤ پختہ ہوتا ہے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ موجد عرق نور۔ ڈاکٹر نور بخش گورنمنٹ پنشنر انڈیا اینڈ افریقہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

قابل غور مشورہ

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عرصہ سے ہومیو پیتھک ڈاکٹری کی پریکٹس کر رہا ہوں۔ لہذا جس کسی احمدی بھائی کو کسی مرض یا علاج کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔ تو جواب کے لئے صرف ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ فرماکر مجھ سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ دوائیں بھی بشرط طلب حتی الامکان ارزاں اور بہترین روانہ کی جاتی ہیں۔ ضرور تمند احباب ہر قسم علاج طلب فرمائیں۔ اگر ڈاکٹر صاحبان فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو کلکتہ کے نرخ پر ہم سے ہر قسم کی ادویات طلب کریں۔ بعض امراض کی مجرب ادویات ہر وقت تیار رہتی ہیں:

المشتہر

ڈاکٹر بشیر احمد احمدی ایم ڈی ایچ۔ ایم ڈی سی ایچ ایچ ڈی ایس۔ سی تمغہ جات طلائی یافتہ۔ طلاق محل کانپور۔

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے۔ کہ اس میں بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں یا حمل گر جاتے ہیں یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اسکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم طبیب کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گود بھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب۔ اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے نگل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے آزماکر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ للعہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر عہ ار اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲)

سرمہ نورالعین

اس کے اجزاء موتی و ممیرا ہیں۔ یہ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانیوالا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ خارش۔ جالا۔ ناخونہ۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کی لیس دار پانی کو روکتے ہیں۔ بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ ننگی سرخی پلکوں کو تندرست کرنا اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

المشتہر:۔ نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

ہندوستان کی خبریں

—— نوساری۔ ۱۲ مئی۔ مسٹر عباس طیب جی اور ان کے انسٹھ رضاکار آج صبح جبکہ وہ دھاراساز کے ذخیرۂ نمک پر حملہ کرنے کے لئے کوچ کر رہے تھے۔ گرفتار کر لئے گئے۔

—— بھوپال۔ ۱۲ مئی۔ نواب سلطان جہان صاحبہ جی۔ ایس۔ سی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جی۔ بی۔ ای۔ کے آئی والدہ محترمہ نواب صاحب بھوپال کی حالت آج صبح یکایک بگڑ گئی۔ اور تھیل ازدوپہر حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اس دنیا فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئیں۔ کل لاہور کے کرنیل باشندہ ڈاکٹر انصاری اور ڈاکٹر میجر رحمان کی معیت میں مرحومہ کے معدے پر عمل جراحی کیا تھا۔ حالت نہایت امید افزا تھی۔ لیکن آج صبح یکایک دگرگوں ہو گئی۔

—— شملہ۔ ۱۳ مئی۔ ہز ایکسیلنسی لارڈ اردن نے ایک اہم اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں سیاسی حالت پر تنقید کرتے ہوئے برطانی حکمت عملی کی ازسرنو تصدیق اور گول میز کانفرنس کی تاریخ انعقاد کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس ۲۰ نومبر یا اس کے قریب منعقد کرنے کی تجویز ہے اور نمائندوں کو لنڈن میں جمع کرنے کے انتظامات بڑی سرگرمی سے عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ کوئی ایسا تصفیہ اطمینان بخش خیال نہیں کیا جا سکتا۔ جو ان اہم اقلیتوں کے نزدیک مقبول نہ ہو جنہیں آیندہ دستور کے ماتحت زندگی بسر کرنی ہے۔ اور جو ان میں حفاظت و سلامتی کا احساس پیدا نہ کرے۔

—— کراچی۔ ۱۱ مئی۔ ہندوستانی ہوا باز مسٹر من موہن سنگھ انگلستان سے ہندوستان تک تن تنہا پرواز کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور اس طرح پر آغا خان کا پانچ سو پونڈ کا انعام جیت لیا۔ آپ ہفتہ کو ایک بجے دن کے کراچی پہنچ گئے۔

—— شیلانگ۔ ۱۲ مئی۔ ڈپٹی کمشنر مکھیم پور آسام کا ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ گھوٹی میں قربانی کے ایک بیل پر ہولناک فرقہ وار فساد ہو گیا۔ اس کے بعد دوسری صبح کو اور فساد ہوا۔ جس میں تقریباً ایک سو آدمی مجروح ہو گئے۔ جن میں سے تین ہلاک اور دس شدید مجروح ہیں۔ ۳۲ آدمی گرفتار کئے گئے۔

—— پٹنہ۔ ۱۱ مئی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ضلع مظفرپور میں

بھانوآسے مقام پر عیدالاضحیٰ کے سلسلہ میں معمولی فساد ہو گیا۔ اور ایک ہندو خفیف طور پر زخمی ہوا۔

—— لاہور۔ ۱۲ مئی۔ آج مقدمہ سازش لاہور نے جس کی سماعت سپیشل ٹربیونل کے روبرو ہو رہی ہے پھر تشویشناک صورت اختیار کر لی۔ صبح ۹ بجے کے قریب ملزموں کو ملزموں کے کٹہرے میں لایا گیا۔ جس وقت پولیس ان کی ہتھکڑیاں اتار رہی تھی۔ جج صاحبان آ کر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ ملزموں نے حسب معمول اپنا گیت گانا شروع کیا۔ اس پر ٹربیونل کے پریذیڈنٹ نے حکم دیا کہ انہیں ہتھکڑیاں لگا دی جائیں۔ بھگت سنگھ نے اٹھ کر کہا۔ کہ ہتھکڑیاں لگانے کا کوئی موقع نہیں۔ بہتر یہ ہے۔ کہ انہیں جیل واپس بھیج دیا جائے۔ اور ان کی غیر حاضری میں مقدمے کی سماعت جاری رکھی جائے۔ ہم ہتھکڑیاں لگوا کر اپنے آپ کو ذلیل کرانے کے لئے طیار نہیں۔ لیکن پریذیڈنٹ نے حکم دیا۔ کہ انہیں ہتھکڑیاں لگا دی جائیں۔ اس پر انہیں زبردستی ہتھکڑیاں لگا دی گئیں۔ ملزموں کو زبردستی لاریوں میں سوار کر کے بھیج دیا گیا۔ مقدمہ کی سماعت کل پر ملتوی ہوئی۔

—— کلکتہ۔ ۱۲ مئی۔ بن رام پور جیبیہ میں بقرعید کے موقعہ پر سخت ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ طرفین کے زخم آئے۔ طرفین کے متعدد آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ایک ہندو سخت مجروح ہوا۔

—— امرتسر۔ ۱۲ مئی۔ ماسٹر تارا سنگھ جی ایک سو اکالیوں کا ایک جتھا لے کر پشاور جانے کے لئے امرتسر سے لاہور کی طرف پیدل مارچ کر رہے تھے۔ ان کو ایک موضع میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور گرفتاری کے بعد آپ کو امرتسر کے قلعہ میں بھیج دیا گیا۔

—— لاہور۔ ۱۲ مئی۔ امرتسر کے شیخ حسام الدین سردار تیجا سنگھ چوہڑکانہ اور ڈاکٹر ستیہ پال کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ تینوں اصحاب کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید کی سزا ملی ہے۔

—— لاہور۔ ۱۲ مئی۔ ڈاکٹر کچلو کے خلاف جو تین مقدمات چل رہے تھے۔ ان کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو ہر ایک مقدمہ میں ایک ایک سال قید کی سزا ہوئی۔ یہ سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی۔

—— جلالپور۔ ۱۳ مئی۔ مسٹر طیب جی کو ۶ ماہ قید محض۔ مسٹر جگن ناتھ کو ۶ ماہ قید سخت اور باقی والنٹیروں کو تین تین ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ چار والنٹیر جن کی عمر ۱۸ سال سے کم تھی۔ ان کو چھوڑ دیا گیا۔

—— لاہور۔ ۱۳ مئی۔ مقدمہ سازش لاہور کی کارروائی

شروع ہونے سے پہلے مسٹر جسٹس آغا حیدر نے کل کے واقعے کے متعلق ایک بیان کے دوران میں ملزموں کو ہتھکڑیاں لگانے کے متعلق ٹربیونل کی طرف سے دیئے گئے۔ حکم سے علیحدگی کا اعلان کیا۔ آنریبل جج صاحب نے فرمایا۔ میں اس سے عدم اتفاق کرتا ہوں۔ جوڈیشل ریکارڈ پر میں اس واقعہ کے متعلق اپنے قلم سے نوٹ لکھوں گا۔

—— بمبئی۔ ۱۳ مئی۔ شولاپور سے جو اطلاعات آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کل لوگوں نے شہر میں اپنی حکومت قائم کر لی۔ جو احکام انہوں نے جاری کئے۔ ان میں ایک یہ تھا۔ کہ تانگے والے اور دوسرے گاڑی بانوں کو حکم دیا گیا۔ کہ وہ بائیں طرف چلنے کی بجائے دائیں طرف چلیں۔ شولاپور میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ مارشل لا کے نفاذ کے فوراً بعد فوج نے شہر کا چارج لے لیا۔ اور مختلف مقامات پر مشین گنوں کے پکٹ لگائے۔

—— کلکتہ۔ ۱۳ مئی۔ گورنمنٹ بنگال نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں یہ درج ہے۔ کہ ضلع مدناپور اور تملوک چٹال اور کونٹائی کے سب ڈویژن میں جس قدر بھی سول نافرمانی کی کونسلیں ہیں۔ وہ تمام کی تمام خلاف قانون کونسلیں قرار دے دی گئی ہیں۔

—— شملہ۔ ۱۲ مئی۔ شورش انگیز جلسوں کے روکنے کا قانون کوہاٹ۔ بنوں۔ اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے اضلاع میں بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔ اب سارے سرحدی صوبہ میں یہ قانون نافذ ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

—— طہران۔ ۱۰ مئی۔ مصدقہ طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ چند روز میں آذربائیجان میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ جن کا سلماس میں خاص طور پر سخت اثر ہوا۔ تمام شہر تباہ ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام ضلع میں دو ہزار اشخاص ہلاک اور پانچ سو مجروح ہوئے ہیں۔

—— وارسا۔ ۱۰ مئی۔ ایک مسلم تیوہار کے موقع پر مسلمانان وارسا نے قرارداد منظور کی۔ جس میں مسلمان بادشاہوں۔ اور دیگر مذہبی رہنماؤں سے اپیل کی۔ کہ وہ مذہب اسلام کو بالشویک حکومت کے ظلم سے بچالیں۔ جس نے کہ تمام روس میں تیس ہزار مسجدیں بند کر دی ہیں۔

—— لندن ۱۱ مئی۔ مسٹر بالڈون سابق وزیراعظم برطانیہ نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے حالات ہند کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ لارڈ اردن پر